www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

قَلْبٌ دوسرے موقع پر فُؤَادٌ اور تیسرے مقام پر صَدْرٌ کا لفظ استعمال کرنے میں کیا مصلحت ہے۔ کی توجیہہ معلوم ہو سکے۔ اسی طرح وہاں ہم یہ بتلائیں گے کہ ایک ہی قصہ کے خاتمہ پر قرآن مجید میں ایک جگہ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (۱۶/۷۹) اور دوسرے مقام پر لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (۳۰/۲۱) اور تیسرے پر لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (۳۰/۲۲) اور کہیں لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ مذکور ہے تو اس میں کونسی لطافت پائی جاتی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس قرآن میں لِاُولِی الْاَبْصَارِ، لِذِیْ حِجْرٍ اور لِاُولِی النُّهٰی وغیرہ جو مختلف مقامات پر استعمال ہوئے ہیں اور انہیں دیکھ کر سطحی اور ظاہر بین حضرات غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں مترادف الفاظ قرار دے کر بزعم خود سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی تفسیر "اَلشُّکْرُ لِلّٰهِ" یا لَا رَیْبَ کی تفسیر لَا شَكَّ سے بیان کر کے بس قرآن مجید کی تفسیر کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔"

مفردات کے بعد امام موصوف نے ایسی پیشکش کی تھی یا نہیں، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن جستجو کے باوجود مجھے کم از کم کسی ایسی کتاب کا علم نہیں ہو سکا۔ اور اگر مل بھی جاتی تو اس سے صرف عربی دان حضرات اور علماء ہی فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اور میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جس سے اُردو دان حضرات بھی مستفید ہو سکیں۔ لہٰذا میں نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود ایسی کتاب مرتب کرنے کا ارادہ کر لیا۔

مثل مشہور ہے کہ "جوئندہ یابندہ باشد بسے" تو مجھے بھی آہستہ آہستہ کچھ ایسی کتب مل گئیں جس سے یہ مشکل آسان ہوتی گئی۔ اس سلسلہ میں دوسری کتاب ابو منصور عبدالملک بن محمد الثعالبی کی تصنیف "فقہ اللغۃ" ہے۔ اس کتاب سے بھی بس اشارات ہی ملتے ہیں۔ مثلاً وہ ایک فصل "فِی السُّقُوْطِ" قائم کر کے اس کے تحت پانچ جملے لکھ دیتے ہیں (۱) ذرا ناب البعیر (۲) هوی النجم (۳) انقض الجدار (۴) خَرَّ السقف اور (۵) طاح الفصّ۔ اب دیکھیے کہ ان پانچ جملوں میں سے پہلے اور آخری جملے کا قرآن کی لغت سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے جملے سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ستارے کے گرنے کے لیے هَوٰی، دیوار کے گرنے کے لیے اِنْقَضَّ اور چھت کے گرنے کے لیے خَرَّ کا لفظ استعمال ہوگا۔ ان کے ذیلی فرق کی وضاحت

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی نہیں ملتی۔

تیسری کتاب جو اس سلسلہ میں مفید ثابت ہوئی وہ ابو ہلال عسکری کی تصنیف "الفروق اللغویۃ" ہے۔ یہ صاحب مترادف الفاظ کا ذیلی فرق تو بیان کرتے ہیں مگر صرف دو الفاظ میں یا زیادہ سے زیادہ بعض دفعہ تین الفاظ میں۔ مثلاً وہ خَوْف اور خَشْیَة کا فرق الگ بتلائیں گے۔ خَوْف اور رَهْبَة کا الگ، خَشْیَة اور شَفَقَة کا الگ۔ اور تَخْوِیْف اور اِنْذَار کا الگ۔ لیکن جب ان سب الفاظ کو اکٹھا پیش کر کے ان کا ذیلی فرق بتلانا پڑے تو خاصی الجھن پیش آتی ہے۔ تاہم اس کتاب سے بھی میں نے معتدبہ استفادہ کیا ہے یہ کتاب بھی نہایت مختصر ہے۔ جملہ قرآنی مادوں اور ان کے معانی کو محیط نہیں۔

مادہ کے بنیادی معنی — قدیم اور جدید رجحان

چوتھی کتاب جس سے مجھے بنیادی راہنمائی حاصل ہوئی وہ دورِ جدید کی کتاب متن اللغۃ ہے۔ اس کتاب کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اَوْقَدَ : ایندھن سے آگ جلانا۔
(۴) قَبَسَ : آگ سے آگ جلانا۔
(۵) سَعَّرَ : آگ کا بھڑکانا
(۶) سَجَّرَ : اس بھڑک میں شدت پیدا کرنا
(۷) تَلَظّٰی : جب آگ میں بھڑک ہی بھڑک ہو شعلہ نہ ہو۔

۱۷۔ آگ کا دوسری چیزوں کو جلانا

۱۔ لَوَّحَ، لَفَحَ، شَوٰی صَھَرَ، نَضِجَ، حَرَقَ اور اِحْتَرَقَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لَوَّحَ : لاح سے مراد فقط جلد کی سیاہی مائل رنگت کی تبدیلی ہونا ہے۔ خواہ یہ آگ سے ہو یا حرارت سے، دھوپ سے ہو یا پیاس یا سفر سے (منجد) یعنی آگ یا حرارت کا کسی کو چھونا کہ اس سے رنگت سیاہی مائل ہو جائے اور لَوَّحَ کے معنی آگ سے کسی چیز کو گرم کرنا ہے (منجد) قرآن میں ہے:

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (۷۴/۲۹) (دوزخ کی آگ) جلد کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔

۲۔ لَفَحَ : کے معنی آگ یا بادِ سموم کا چہرے یا جلد کو جھلس دینا (مف۔ منجد) ہے۔ جس سے حلیہ بگڑ جائے گویا یہ دوسرا درجہ ہوا۔ قرآن میں ہے:

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (۲۳/۱۰۴) جہنم کی آگ ان کے چہرے جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔

۳۔ شَوٰی (یشوی) : آگ میں (گوشت کو) بھوننا اور بھنے ہوئے گوشت کو شواء کہتے ہیں (منجد) (یہ تیسرا درجہ ہوا) قرآن میں ہے:

وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ (۱۸/۲۹) اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور چہروں کو بھون ڈالے گا۔

۴۔ صَھَرَ : الصّھر بمعنی چربی وغیرہ کو گرم کر کے پگھلانا اور صھارۃ بمعنی پگھلائی ہوئی چیز۔ چربی کا ٹکڑا، ہڈی کا گودا اور صَھُور بمعنی پگھلانے والا۔ گوشت بھوننے والا (مف منجد) گویا صھر میں اتنی حرارت درکار ہے کہ جو پگھلنے والی اشیاء۔ بالخصوص چربی کے پگھلانے کے لیے اور گوشت کے گلنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (۲۲/۲۰) اور ان کے سروں پر اوپر سے جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔

۵۔ نَضِجَ : شدتِ حرارت سے گوشت کا گل جانا (مف) اس طرح کہ اس کے اجزاء الگ ہونے لگیں۔ (یہ چوتھا درجہ ہوا) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ صَبِیٌّ، صَبِی وُہ بچہ ہے جو ابھی نادانی اور کھیل کود کی عمر میں ہو (م۔ل) اور اس لفظ کا تعلق عمر سے زیادہ بچپنے کی عادات سے ہوتا ہے۔ اگر لڑکا بالغ ہونے کے بعد بھی نادان اور کھیل کود میں مبتلا ہو تو وُہ صَبِیٌّ ہی ہے۔ صَبِیٌّ بمعنی بچگانہ عادات اور حرکات وسکنات والا بچہ۔

ارشاد باری ہے:

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (۱۹/۱۲)	اے یحییٰ! (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں دانائی عطا فرمائی تھی (یعنی جس عمر میں دوسرے بچے کھیل کود میں مصروف ہوتے ہیں)

۵۔ غُلٰمٌ: وُہ بچہ جس میں جنسی خواہشات بیدار ہو چکی ہوں (م۔ل) یعنی بالغ ہو چکا ہو۔ نوجوان۔ اور اِغْتَلَمَ الْفَحْلُ غُلْمَةً یعنی کسی نر میں جماع کی خواہش کا ہیجان پیدا ہونے کو کہتے ہیں۔ اور غَلِیْمٌ نوجوان کو اور اِغْلَام مشت زنی کرنے کو۔ غُلَام کی جمع غِلْمَۃٌ اور غِلْمَانٌ آتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ۔ (۵۲/۲۴)	اور نوجوان خدمت گار (جو ایسے ہوں گے) جیسے چھپائے ہوئے موتی، اُن کے آس پاس پھریں گے۔

ماحصل: (۱) جَنِیْن۔ وُہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو۔ (۲) وَلَد۔ آٹھ دس سال کی عمر تک کا بچہ (والد کی طرف نسبت کے لحاظ سے ہر عمر کا آدمی۔ (۳) طِفْل: بلوغت کی عمر تک کا بچہ۔ (۴) صَبِیٌّ: بچپنے کی عادات اور کھیل کود میں رہنے والا نادان بچہ (۵) غُلَام: وُہ بچہ جو بالغ ہو چکا ہو۔ نوجوان۔

۲۱۔ بچھانا

کے لیے دَحٰی (دحو) اور طَحٰی (طحو)، سَطَحَ، فَرَشَ اور مَہَدَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱-۲۔ دَحٰی اور طَحٰی: یہ دونوں لفظ دراصل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ صرف تلفظ کا فرق ہے (مف) یعنی مختلف علاقوں کی لغت ہے۔ قرآن کریم میں یہ دونوں الفاظ صرف ایک ایک بار ہی استعمال ہوئے ہیں اور ایک ہی معنی میں آئے ہیں۔ کہتے ہیں دَحَی الْمَطَرُ الْحَصٰی۔ بارش کنکریوں کو دُور دُور تک بہالے گئی اور دَحَی الرَّجُل کے معنی اس شخص نے ملک بھر میں (یعنی دور دراز تک) سفر کیا۔ تو دَحٰی اور طَحٰی کے معنی دور دور تک) لے جاکر بچھانا یا پھیلانا کے ہیں۔

قرآن کریم کی متعلقہ دونوں آیات یہ ہیں:

(۱) وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۞ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا (۹۱/۶،۵)	اور آسمان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بنایا اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا۔
(۲) وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا۔ (۷۹/۳۰)	اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔

اور جدید تحقیق یہ ہے کہ دَحٰی کے مفہوم میں گولائی کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ اُدْحِیَّۃٌ بمعنی ریت میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- وَزَر: پہاڑ کو بھی کہتے ہیں اور جائے پناہ کو بھی (م-ل) اور بقول امام راغب کسی پہاڑ میں جائے پناہ کو (مف) غار، کھوہ وغیرہ۔ ارشادِ باری ہے؛

كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ (۷۵/۱۱) — بیشک کہیں پناہ نہیں اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے۔

۲- مَوْئِلًا: وَاَلَّة، اُونٹ اور بھیڑ بکریوں کے باڑہ کو کہتے ہیں اور اِستِیئَال بمعنی اونٹوں کا جمع ہونا ہے (م-ل) اور ابن فارس کے نزدیک "اکٹھا ہونے اور حفاظت و نجات" پر دلالت کرتا ہے۔ گویا مَوْئِلًا ایسی خودساختہ جگہ ہے جو چوری چکاری اور دوسرے خطرات سے محفوظ رہنے کے لیے بنائی گئی ہو۔ ارشادِ باری ہے؛

"بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا (۱۸/۵۸) — مگر ان کے لیے ایک وقت (مقرر کر رکھا) ہے کہ اس کے عذاب سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔

۳- اَكْنَان، كِنَّ بمعنی کسی چیز کو گھر میں چھپانا اور دھوپ وغیرہ سے بچاؤ کرنا (منجد) اور کِنّ وہ محفوظ مقام ہے جہاں دھوپ اور بارش سے پناہ لی جاسکے (م-ل) یا ہر وہ چیز جس میں کسی چیز کو چھپایا جاسکے۔ اور کِنّ کی جمع اَكْنَان اور اَكِنَّةٌ آئی ہے۔ ارشادِ باری ہے،

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا۔ (۱۶/۸۱) — اور خدا ہی نے تمہارے لیے پہاڑوں میں غاریں بنائیں (اور بنادیں تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں عثمانی)

۴- مَلْجَاٌ: لَجَا بمعنی قلعہ وغیرہ میں پناہ لینا (منجد) اور لَجَا قلعہ کو بھی کہتے ہیں اور اس کی جمع اَلْجَاءٌ ہے (م-ق) اور ملجا کے معنی قلعہ یا کوٹ کے ہیں۔ جہاں دشمن سے حفاظت کا انتظام ہو۔ ارشادِ باری ہے؛

مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ (۴۲/۴۷) — اس دن تمہارے لیے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی بن پڑے گا۔

۵- مَحِيْص: حَيْص بمعنی تنگی اور سختی (م-ل) حَيْص اور بَيْص دونوں الفاظ عموماً اکٹھے استعمال ہوتے ہیں اور قریب المعنی ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ ایسی مشکل اور تردد جس سے نجات کی صورت نہ ہو۔ اور مَحِيْص وہ جگہ جہاں شدائد سے پناہ مہیا ہوسکے۔ ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا (۴/۱۲۱) — ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ وہ وہاں سے مخلصی نہ پاسکیں گے۔

۶- مَفَازَة: فَاز بمعنی نجات حاصل کرنا، مصیبتوں سے نجات حاصل کرکے خیر و عافیت کے ساتھ سلامتی کی جگہ پہنچنا ہے (مف) اسی لیے فاز الرجل اور فَوَّزَ الرَّجُل کے معنی مرنا اور ہلاک ہونا بھی آتا ہے (یہ لفظ ذوی الاضداد سے ہے) (م-ل، م ق) گویا مرکر بھی انسان دنیا کی پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور مفازۃ وہ امن و سلامتی کی جگہ ہے جہاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ. (۲۷/۴۸)

اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے۔

دوسرے مقام پر ہے:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ (۱۱/۹۲)

شعیبؑ نے کہا کہ اے میری قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر خدا سے زیادہ ہے؛

۳۔ شِرْذِمَةٌ: ناتواں اور بیکس لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔ یہ تعداد کے لحاظ سے رَھط سے بڑی ہوتی ہے (ف۔ل ۲۰۵) اور ثِیَابٌ شِرَاذِمُ بمعنی پھٹے پرانے چیتھڑے (منجد۔مف) قرآن میں ہے،

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ (۲۶/۵۴) یہ لوگ ایک جماعت ہے تھوڑی سی۔

۴۔ عُصْبَةٌ: طاقتور اور مضبوط لوگوں کی جماعت جس کے سب افراد ایک دوسرے کے حامی و ناصر ہوں (مف) تعداد کے لحاظ سے یہ شرذمة سے بڑی ہے (ف ل ۲۰۵) لیکن صاحب فقہ اللغۃ کی یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی۔کیونکہ قرآن نے یہ لفظ یوسفؑ کے دس بھائیوں کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ارشادِ باری ہے:

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ (۱۲/۱۴)

وہ (یوسفؑ کے بھائی) کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اسے بھیڑیا کھا گیا۔ تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے۔

۵۔ طَآئِفَة: ایک رائے اور مذہب کے لوگ (منجد) تعداد کے لحاظ سے عصبۃ سے بڑی ہوتی ہے (ف۔ل ۲۰۵) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (۴۹/۹)

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔

اور بعض مفسرین کا خیال ہے کہ طَآئِفَة کا اطلاق ایک فرد بھی ہو سکتا ہے جبکہ وہ ایک فریق ہو۔ اور دلیل میں یہی آیت پیش کرتے ہیں۔

۶۔ فئة: ایسی جماعت جس کے افراد تعاون کے لیے ایک دوسرے کی طرف لوٹ آئیں (مف) ارشادِ باری ہے:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲/۲۴۹)

بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے۔

۷۔ فِرْقَة: ایسی جماعت جو کسی بڑی جماعت سے کٹ کر علیحدہ ہو گئی ہو۔ اور فِرْق بمعنی کسی چیز کا الگ شدہ ٹکڑا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں سے چند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ دلیل

کے لیے قرآن میں دَلِیْل، حُجَّۃ، بَیِّنَۃ (بین) بُرْھَان (برہ و برھن) اور سُلْطٰن کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ دَلِیْل، دَلَالَت اور دَلِیْل کا معنی وُہ راہنمائی ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی معرفت حاصل ہو۔ جیسے ایک شخص کسی جاندار میں حرکت دیکھ کر یہ جان لیتا ہے کہ وُہ زندہ ہے یا جیسے کتابت شدہ الفاظ اپنے مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ عام گفتگو میں بھی الفاظ مفہوم کی ادائیگی کا ذریعہ اور اس مفہوم پر دلیل ہوتے ہیں (مف) اور دَلَّ بمعنی جتلانا۔ بتلانا۔ راہنمائی کرنا۔ معرفت کا ذریعہ بننا۔ ارشادِ باری ہے

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا (۲۵/۴۵)

بھلا تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وُہ سائے کو کس طرح پھیلا دیتا ہے۔ اگر وُہ چاہتا تو اسے ٹھہرا رکھتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔

گویا سایوں کا بڑھنا اور سورج کا ڈھلنا اور ان میں تناسب دونوں ایک دوسرے پر دلیل ہیں اور سایوں کے گھٹنے بڑھنے سے جہاں سورج کے رُخ کا صحیح تعیّن ہو سکتا ہے۔ ویسے ہی اوقات کا بھی ہو سکتا ہے۔ اور سورج کا رُخ دیکھ کر سایہ کے رُخ اور لمبائی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ حُجَّۃ: حَاجَّ بمعنی جھگڑا کرنا اور دلیل میں غالب آنا۔ اور المحاجۃ جس میں ہر فریق دوسرے کی دلیل کو رد کرے (منجد) اور حُجَّۃ ایسی دلیل کو کہتے ہیں کہ جب ایک بات فریقین میں مسلّم ہو تو اس سے نتیجہ اخذ کر کے ایک فریق دوسرے کے سامنے ثبوت پیش کرے (مف) ایسے ثبوت کو حجۃ کہتے ہیں۔ مثلاً کفار یہ بات تسلیم کرتے تھے کہ ان کا بھی خالق و مالک اور رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: بھلا جو ہستی انسان کو ایک بوند سے مختلف مراحل سے گزارتی ہوئی پیدا کرتی اور آخر میں مار سکتی ہے وُہ اسے دوبارہ کیوں نہیں پیدا کر سکتی؛ ایسی دلیل کو حجت کہتے ہیں۔

ارشادِ باری ہے:

وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ (۶/۸۳)

یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو قوم کے مقابلہ میں دی۔

۳۔ بَیِّنَۃ، واضح اور کھلی ہوئی بات۔ ثبوت۔ بَیِّنَۃ کی کچھ تشریح احادیث حضور اکرمؐ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا، اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ (بخاری) یعنی ثبوت فراہم کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور اگر وُہ نہ کر سکے تو پھر مدعا علیہ پر قسم ہے۔

اب دیکھیے کہ زید نے بکر سے کچھ رقم لینی ہے اور بکر انکار کرتا ہے تو اگر زید کے پاس بکر کی کوئی ایسی تحریر موجود ہے جو اس بات کو ثابت کر سکے یا ثابت کرنے میں ممد ہو تو یہ تحریر بَیِّنَۃ ہے۔ اسی طرح اگر زید گواہ پیش کر کے ثابت کر سکتا ہے تو یہ بھی بَیِّنَۃ ہے۔ بَیِّنَۃ ایسی دلیل ہے جس کے سامنے فریقِ ثانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- مَرَدَ : بمعنی نافرمان اور سرکش ہونا۔ ہمسروں سے آگے نکلنا (منجد) گویا مَرَدَ سے ایسی سرکشی مراد ہے جس میں کوئی دوسروں سے آگے نکل جائے۔ ارشادِ باری ہے :

اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا (۴/۱۱۷) اور اگر پکارتے ہیں تو شیطان سرکش کو۔

ماحصل : (۱) طَغٰی : ایسا تجاوز جس میں غلبہ اور قہر بھی ہو۔

(۲) عتا : ایسی سرکشی جس کی وجہ تکبر ہو۔

(۳) عَلَا : غلبہ واقتدار حاصل ہونے پر سرکشی اختیار کرنا۔

(۴) مَرَدَ : سرکش ہونا پھر اس میں آگے نکل جانا۔ اڑ جانا۔

سرگردان پھرنا کے لیے دیکھیے "آوارہ پھرنا"

۱۶- سرگوشی کرنا

کے لیے تَخَافَت اور تَنَاجٰی نجوٰی (نجی) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- تَخَافَتَ : خَفَتَ بمعنی آواز کا پست ہونا۔ اور تَخَافَتَ بمعنی پست آواز سے گفتگو کرنا۔ (منجد) آپس میں کھسر پھسر کرنا۔ خواہ یہ بات کوئی سن بھی لے۔ قرآن میں ہے :

یَتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا (۲۰/۱۰۳) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو۔

۲- تَنَاجٰی : نَجْوٰی۔ نَجَا بمعنی سرگوشی کرنا۔ رازداری کی بات چیت کرنا۔ اور تَنَاجٰی بمعنی کسی کو رازدار بنانا (منجد) خفیہ مجلس کرنا۔ علیحدہ مقام پر رازداری کی بات چیت کرنا۔ ارشادِ باری ہے :

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۵۸/۱۰) (کافروں کی) سرگوشیاں تو شیطان (کی حرکات) سے ہیں تاکہ مومن ان سے افسردہ ہوں۔

دوسرے مقام پر ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (۵۸/۹) اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی باتیں کرنا۔

ماحصل : (۱) تَخَافَتَ : محض پست آواز سے کھسر پھسر کرنا اور نَجْوٰی جبکہ یہ بات چیت رازدارانہ ہو اور علیحدگی میں کی جائے۔

۱۷- سُرنگ

کے لیے نَفَق اور سَرَب کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا (۱۵/۸) اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے

۱۸۔ قید کرنا ــــ قیدی بنانا

کے لیے حَبَسَ، اَثْبَتَ، اَسَرَ اور سَجَنَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَبَسَ: بمعنی کسی کو اُٹھنے سے روک دینا (مف) اور حَبَسَ الشَّئَ بمعنی کسی چیز کی پوری طرح سے حفاظت کرنا۔ اور مَحْبَسَۃ بمعنی قید خانہ۔ نیز عابدوں اور زاہدوں کا گوشۂ عزلت۔ اور حابَس بمعنی کسی کو روکے رکھنا۔ حراست میں رکھنا (منجد) نیز حَبَسَ بمعنی منع عن التصرّف (فق ل ۹۳) یعنی کسی کو اس کی ملکیت میں تصرف کرنے سے روک دینا۔ اور مَحْبَس بمعنی حوالات جہاں پر تھانہ میں ملزم دورانِ تفتیش قید رکھے جاتے ہیں (ق۔ ج) ارشادِ باری ہے:

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ (۵/۱۰۶) تم ان دونوں گواہوں کو نماز (عصر) کے بعد روک کر اُن سے اللہ کی قسمیں لو۔

۲۔ اَثْبَتَ: بمعنی کسی کو تسموں سے باندھنا (منجد) یعنی کسی کو جکڑ بند کر کے نقل و حرکت سے روک دینا۔ اور اپنی تحویل میں رکھنا۔ قرآن میں ہے:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ (۸/۳۰) اور اے محمدؐ! اس وقت کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار دیں یا (وطن سے) نکال دیں۔

۳۔ اَسَرَ کے معنی بھی کسی کو رسی سے باندھنا ہے (م۔ ق) اَسَرَ اور اَثْبَتَ میں فرق یہ ہے کہ اَسَرَ صرف دورانِ جنگ کسی کو قید کرنے کو کہتے ہیں۔ اَسِیْر بمعنی جنگی قیدی (ج اَسْرٰی اور اُسَارٰی) قرآن میں ہے:

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ (۲/۸۵) اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو فدیہ دے کر ان کو چھڑا بھی لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام تھا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا (۳۳/۲۶) کتنوں کو تم قتل کر رہے تھے اور کتنوں کو قید کرتے تھے۔

۴۔ سَجَنَ: عدالت کا ثبوتِ جرم کے بعد بطور سزا کسی کو قید میں ڈالنا۔ جیل میں بھیج دینا۔ کسی جرم کی سزا کے طور پر حاکم کا کسی کو قید میں ڈالنا۔ قرآن میں ہے:

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۲/۲۵) زلیخا نے (اپنے خاوند سے) کہا اس شخص کی کیا سزا ہو جو تیری بیوی سے برائی کا ارادہ رکھے یہی کہ وہ قید کر دیا جائے یا اسے درد ناک سزا دی جائے۔

ماحصل: (۱) حَبَسَ: کسی کو اس کی ضرورت اور ملکیت میں تصرف سے روک دینا (۲) اَثْبَتَ: کسی کو جکڑ بند کر کے اپنی تحویل میں لینا۔ زیرِ حراست کر لینا۔ (۳) اَسَرَ: دورانِ جنگ کسی کو باندھ کر قیدی بنانا (۴) سَجَنَ: عدالت کا بطور سزا کسی مجرم کو قید میں ڈالنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی نِسَآءِکُمْ (۲/۱۸۷) مجامعت حلال کر دی گئی ہے۔

۵۔ مَسّ: بمعنی کسی چیز کو چھونا یا کسی چیز کا جسم سے لگنا (مف) قرآن میں ہے:

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ (۳/۴۷) مریم نے کہا، اے میرے پروردگار! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں۔

۶۔ لَامَسَ، لَمَسَ بمعنی کسی چیز کو انگلیوں سے ٹٹولنا۔ انگلیوں یا جسم کے کسی دوسرے حصہ سے تلاش کرنا (مف) قرآن میں ہے:

اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (۴/۴۳) یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو۔

۷۔ طَمْثٌ: طَمْثٌ بمعنی حیض کا خون (فل ۱۱۵) اور طَمِثَ یَطْمِثُ کے معنی عورت کا حیض والی ہونا بھی ہے (منجد) اور مرد کا عورت کے پردہ بکارت کو زائل کرنا بھی (مف) گویا یہ لفظ پہلی بار کی مجامعت سے مخصوص ہے۔ قرآن میں ہے:

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (۵۵/۷۴) ان (حوروں) کو اس سے پیشتر نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے۔

۸۔ قَرُبَ، بمعنی نزدیک ہونا۔ پاس جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ (۲/۲۲۲) جب تک وہ (عورتیں) پاک نہ ہو جائیں، ان کے پاس نہ جاؤ۔

مجبور کرنا کے لیے دیکھیے "زبردستی کرنا" اور ---- مجبور ہونا کے لیے دیکھیے "بے قرار ہونا"

۱۰۔ مجلس

کے لیے مَجْلِس اور نَادِی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مجلس (ج مجالس) ہر وہ جگہ جہاں چند آدمی کسی غرض سے اکٹھے ہو بیٹھیں۔ گھروں میں تقریبات کی مجلس (ف ل ۳۲-۲۷۲) معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا (۵۸/۱۱) جب تمہیں مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل بیٹھو۔

۲۔ نَادِی: لوگوں کا ایسا اجتماع جس میں گفتگو اور قصے کہانیوں کا شغل ہو (ف ل ۲۷۲) کلب۔ بزم۔ تفریح گاہیں۔ فحاشی کے مرکز۔ اور الندوۃ بمعنی فلاح و بہبود۔ ملی یا دینی مشاورت گاہیں۔ (فل ۳۲) قرآن میں ہے:

وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ (۲۹/۲۹) اور تم اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔

ماحصل: مجلس: اہل خانہ۔ گھر کے افراد اور دوست احباب کے عام اجتماع۔ نادی: مخصوص جگہیں مثلاً کلب۔ بزم۔ تفریح گاہ۔ جہاں اجتماعات میں عموماً ناپسندیدہ شغل ہی اختیار کیے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) اَوْبَقَ - ایسے ہلاکت کے مقام پر ہونا کہ اِدھر آگ ہو اُدھر کھائی۔

(۱۲) قَصَمَ - توڑ موڑ کر رکھ دینا۔

(۱۳) فَنِیَ - اپنا وجود کھو دینا - یہ ھلك سے بھی اعم ہے۔

۸- ہلکا ہونا ـــــ کرنا

کے لیے خَفَّ - خَفَّفَ اور اِسْتَخَفَّ - فَتَرَ اور قَصَدَ کے الفاظ آئے ہیں:-

۱- خَفَّفَ - خَفَّ بمعنی ہلکا ہونا (ضد ثَقُلَ بمعنی بوجھل ہونا) مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ خفیف بمعنی وزن کے لحاظ سے ہلکا بھی اور سبک رفتار یا خوش آئند بھی آتا ہے۔ اور ثقیل بمعنی وزن کے لحاظ سے بوجھل بھی اور طبیعت پر گرانبار بھی۔ قَوْلًا ثَقِیۡلًا (۷۳/۵) بمعنی طبیعت پر گرانبار۔ بھاری ذمہ داری۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ (۷/۹) — اور جس کے اعمال کا وزن کم ہوا تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے خود اپنا نقصان کیا۔

اور خَفَّفَ بمعنی تخفیف کرنا۔ بوجھ یا ذمہ داری میں کمی کرنا۔ ہلکا کرنا۔ یہ بھی ہر طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمُ الۡعَذَابُ وَلَا ہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ (۲/۸۶) — نہ تو اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

اور اِسْتَخَفَّ بمعنی کسی چیز کی قدر و منزلت کو بتدریج ہلکا کرنے کی کوشش کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَہٗ فَاَطَاعُوۡہُ (۴۳/۵۴) — فرعون نے اپنی قوم کی عقل ماردی تو انہوں نے اس کی بات مان لی۔

۲- فَتَرَ: فَتَرَ بمعنی کسی چیز کی قوت یا رفتار میں بتدریج کمی واقع ہوتے جانا۔ قوت کے بعد کمزوری تیز رفتاری کے بعد آہستہ آہستہ سُست رفتاری واقع ہونا (مف) اور فتور بمعنی تیزی کے بعد سستی یا ٹھہراؤ۔ سختی کے بعد نرمی اور قوت کے بعد کمزور پڑ جانا (مف) اور فَتَّرَ بمعنی کسی بوجھ یا رفتار وغیرہ کو بتدریج ہلکا یا کم کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فِیۡ عَذَابِ جَہَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ لَا یُفَتَّرُ عَنۡہُمۡ وَہُمۡ فِیۡہِ مُبۡلِسُوۡنَ (۴۳/۷۵) — وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے جو ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ (خود بھی) اس بات سے آس توڑے بیٹھے ہوں گے۔

۳- قَصَدَ: کا ایک معنی افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ اختیار کرنا بھی ہے (اور اِقۡتِصَاد اموال یا دوسری اشیاء کے صرف کرنے میں درمیانی راہ اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ (۳۱/۱۹) — اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

______ عَوْلًا ۔ عِیَالَۃً ۔ کثیر اولاد والا ہونا ۔

عَالَ ۔ یعیل عَیْلًا وعَیْلَۃ ۔ تنگ دست ہونا (۹۳/۸)

۶۳۔ غَرَبَ ۔ یغرُب ۔ غَرَبًا وغُرُوْبًا ۔ ڈوبنا ۔ دُور ہونا (۱۸/۸۶)

______ غُربا وغَرَابَۃً ۔ وطن سے جدا ہونا ۔ پردیسی ہونا ۔

۶۴۔ غَلَّ ۔ یَغُلُّ ۔ غَلًّا ۔ طوق پہننا (۶۹/۳۰)

غَلَّ ۔ یغُلّ ۔ غَلًّا ۔ غلُوْلًا ۔ خیانت کرنا ۔ چوری کرنا (۳/۱۶۱)

غَلَّ ۔ یَغِلُّ غِلًّا وغلیلًا ۔ کینہ رکھنا (۷/۴۳)

۶۵۔ غَنِیَ ۔ یَغْنِیْ ۔ غَنًا وغَنَاءً ۔ دولتمند ہونا ۔ بے نیاز ہونا (۹۳/۸)

______ وغِنَاءً ۔ گانا ۔ شعر کو راگ سے پڑھنا

۶۶۔ غَابَ ۔ یَغِیْبُ ۔ غَیْبًا وغَیْبَۃً ۔ چھپانا ۔ غائب ہونا ۔ ڈوبنا (۲۷/۷۵)

______ غِیْبَۃً ۔ گلہ کرنا (۴۹/۱۲)

۶۷۔ فَجَرَ ۔ یَفْجُرُ ۔ فَجْرًا ۔ پانی کے لیے راستہ کھولنا اور اس کا جاری ہونا (۱۴/۹)

______ فُجُوْرًا ۔ گناہوں میں مبتلا ہونا ۔ حق سے پھر جانا ۔ (۷۱/۲۷)

۶۸۔ فَرَضَ ۔ یفرِض ۔ فَرَضًا ۔ مقرر کرنا ۔ اندازہ کرنا ۔ خیال کرنا (۲/۲۳۷)

فَرُضَتِ (تَفْرُضُ ۔ فُرُوْضًا وفَرَاضَۃً) البقرۃُ ۔ گائے بڑھی ہو گئی (۲/۶۸)

۶۹ قَبِلَ یَقْبَلُ قَبُوْلًا ۔ کسی چیز کو لے لینا ۔ قبول کرنا (۲۴/۴)

قَبُلَ ۔ یَقْبُلُ ۔ قُبُلًا ۔ سامنے آنا ۔ سامنے ہونا (۱۲/۲۶)

۷۰۔ قَدَرَ ۔ یَقْدِرُ ۔ قَدْرًا ۔ معاملہ کی تدبیر کرنا ۔ اندازہ کرنا (۵۴/۱۲)

قَدَرَ ۔ یَقْدُرُ ۔ قَدْرًا ۔ کسی کی قدر کرنا ۔ قدر و قیمت پہچاننا (۶/۹۱)

قدِرَ ۔ یقدَرُ ۔ قدرا وقُدْرَۃً ۔ کسی چیز پر قادر ہونا (۶/۲۷)

۷۱۔ قدَمَ ۔ یقدُمُ ۔ قَدْمًا وقُدُوْما ۔ سبقت کرنا ۔ آگے بڑھنا ۔ آگے چلنا (۱۱/۹۸)

قدِمَ ۔ یقدَمُ ______ اقدام کرنا ۔ کسی کام پر دلیری کرنا (۲۵/۲۳)

قَدُمَ ۔ یقدُمُ ۔ قِدَما وقُدَامَۃً ۔ پرانا ہونا ۔ قدیم ہونا (۳۶/۳۹)

۷۲۔ قرَّ ۔ یَقَرُّ ۔ قُرَّۃً وقَرَّۃً ۔ ٹھنڈا ہونا (۱۹/۲۵)

قرَّ ۔ یَقِرُّ ۔ قرًّا و قرارًا ۔ کسی جگہ یا معاملہ میں قرار و سکون اختیار کرنا ۔ (۳۳/۳۳)

۷۳۔ قَصُرَ ۔ یقصُرُ ۔ قِصَرًا وقِصَارَۃً ۔ چھوٹا ہونا ۔ پورا اور مکمل نہ ہونا (۴/۱۰۱)

قصَرَ ۔ یقصِرُ ۔ قَصْرًا ۔ رُکے رہنا ۔ قناعت کرنا اور کوتاہی کرنا (۷/۲۰۲)

۷۴۔ قطَعَ ۔ یقطَعُ ۔ قَطعا ومَقْطَعًا ویَقْطَاعًا ۔ کاٹنا ۔ جُدا کرنا (۷/۴۲)

______ وقُطُوْعًا ۔ عبور کرنا ۔ فاصلہ طے کرنا (۹/۱۲۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ